بسم اللہ الرحمن الرحیم

کنواں کھود کر اس میں مقدس اوراق دفن کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم ایک ادارے کے تحت بوسیدہ قرآنی نسخے اور مقدس اوراق جمع کر کے قریبی دریا میں بہا دیا کرتے تھے، لیکن پچھلے چار پانچ ماہ سے دریا کا پانی گندا ہوگیا ہے اور سننے میں آرہا ہے کہ لوگوں نے اس میں گٹر کا پانی شامل کرنا شروع کردیا ہے، بہرحال اب دریا کا پانی اس قابل نہیں رہا ہے کہ ہم مقدس اوراق اس میں ڈال سکیں، تو اب ہم کسی مناسب جگہ پر ایک کنواں کھود کر شہید قرآنی نسخے اور مقدس اوراق اس میں ڈالنا چاہتے ہیں، تو اس حوالے سے شرعی رہنمائی فرمائیں کہ اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

جواب

مصحف شریف اور دیگر مقدس اوراق کے تقدس کا خیال رکھنا اور بے حرمتی سے بچانا بحیثیتِ مسلمان ہر ایک کا مذہبی فریضہ ہے، اس عظیم مقصد کے لئے اپنی کوششیں صَرف کرنا نہایت مستحسن اور قابلِ تعریف عمل ہے، اللہ عزوجل آپ لوگوں کے اس نیک عمل کو اپنی پاک بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

علمائے کرام نے ناقابلِ انتفاع قرآنی نسخوں اور دیگر مقدس اوراق کی حفاظت اور انہیں بے ادبی سے بچانے کے جو طریقے ارشاد فرمائے ہیں، ان میں ایک بہترین طریقہ انہیں زیرِ زمین دفن کرنا ہے، وہ یوں کہ انہیں پاک کپڑے میں لپیٹ کر لحد (یعنی بغلی قبر) میں دفن کردیا جائے یا پھر صندوق نما قبر کھودیں تو چھت بنا کر مٹی ڈال دیں (جیسے آجکل صندوق نما قبر میں میت کو دفن کیا جاتا ہے، یہ اس لئے) کہ ان مقدس اوراق پر ڈائریکٹ مٹی نہ پہنچے، ورنہ اس میں تحقیر کا پہلو نکلتا ہے اور سوال میں مذکور طریقہ کہ کسی مناسب جگہ کنواں نما گڑھا کھود کر اس میں مقدس اوراق رکھے جائیں گے، یہ بھی دفن کرنے کی طرح ان کی حفاظت اور بے حرمتی سے بچانے کا ایک اچھا ذریعہ ہے، اور اس طرح کرنے میں شرعی طور پر کوئی حرج نہیں ہے، لیکن یاد رہے کہ اس کنویں میں مقدس اوراق کسی رسی یا ڈول وغیرہ کے ذریعے اتارے جائیں، نہ یہ کہ اوپر سے انہیں پھینک دیں۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”المصحف اذا صار خلقاً لا یقراء منه، ویخاف ان یضیع یجعل فی خرقة طاھرة ویدفن، ودفنه اولی من وضعه موضعاً یخاف ان یقع علیه النجاسة او نحو ذلک ویلحد له، لانه لو شق ودفن یحتاج الی اھالة التراب علیه، وفی ذلک نوع تحقیر الا اذا جعل فوقه سقف بحیث لا یصل التراب الیه، فھو حسن ایضاً“ ترجمہ: مصحف جب بوسیدہ ہوجائے کہ قراءت نہ کی جاسکے، اور اس کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو اسے پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیا جائے، دفن کردینا، ایسی جگہ رکھنے سے بہتر

ہے جہاں ان پر ناپاکی پڑنے یا کسی بھی طرح بے حرمتی ہونے کا اندیشہ ہو، اوران (کو دفن کرنے) کے لئے لحد بنائی جائے، کیونکہ اگر سیدھی قبر کھود کر دفن کریں گے تو براہ راست ان پر مٹی ڈالنی پڑے گی، اوراس میں تحقیر کا پہلو ہے، مگر یہ کہ ان پر چھت بنا دی جائے، تاکہ ان تک مٹی نہ پہنچ سکے، یہی طریقہ اچھا ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلۃ والمصحف، جلد5، صفحہ399، مطبوعہ کراچی)

ردالمحتار میں ہے: ”والدفن احسن کمافی الانبیاء والاولیاء اذاماتوا وکذا جمیع الکتب اذابلیت وخرجت عن الانتفاع بھا یعنی ان الدفن لیس فی اخلال بالتعظیم لان افضل الناس یدفنون“ ترجمہ: (مقدس اوراق کو) دفن کرنا زیادہ بہتر ہے، جیسا کہ انبیاء کرام واولیائے عظام کو وصالِ ظاہری کے بعد دفن کیا جاتا ہے، یونہی تمام (قابلِ احترام) کتابوں کا حکم ہے جب وہ بوسیدہ ہو جائیں اوران سے نفع حاصل نہ کیا جاسکے، (انہیں دفن کردیا جائے) اورانہیں دفن کرنے سے تعظیم میں خلل واقع نہیں ہوتا، کیونکہ افضل لوگوں کو دفن ہی کیا جاتا ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، جلد9، صفحہ696، مطبوعہ پشاور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-6767

تاریخ اجراء: 28ذوالقعدۃ الحرام1442ھ/10جولائی2021ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com | daruliftaahlesunnat | DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat | feedback@daruliftaahlesunnat.net